Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
(ایڈیٹر) نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | منگل ۱۲ محرم الحرام ۱۴۱۰ ھ ۱۵ ظہور ۱۳۶۸ ہش ۱۵ اگست ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۸۴

اخبار احمدیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے انگلستان میں احمدیہ جماعت کا سالانہ جلسہ اختتام پذیر ہوچکا ہے۔ ہمیں تفصیلی رُوداد کا انتظار ہے جونہی یہ رُوداد ملنی شروع ہوگی قارئین کی خدمت میں پیش کر دی جائے گی۔

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خوابوں کی تعبیر ہر ایک حال کے موافق مختلف ہوا کرتی ہے۔ ایک دفعہ ابن سیرین کے پاس ایک شخص آیا اور بیان کیا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں ایک کوڑے کے ڈھیر پر ننگا کھڑا ہوں۔ ابنِ سیرین نے کہا کہ اگر کوئی اور شخص کافر یا فاسق اس خواب کو بیان کرتا تو مَیں اس کی تعبیر بیان کرتا۔ مگر تو اس تعبیر کے لائق نہیں ہے۔ اس لئے سُن کہ کوڑے اور کھاد سے مُراد تو دنیا ہے کہ جس میں تو موجود زندہ ہے اور ننگے ہونے سے مُراد یہ ہے کہ تیرے صفاتِ حسنہ سب لوگوں پر کھُلے ہیں کیونکہ ننگا ہونے سے انسان کا سب ظاہر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح لوگ تیری خوبیاں دیکھ رہے ہیں تو مطلب اس سے یہ ہے کہ صالح آدمی کے خواب کی تعبیر اور ہوتی ہے اور شقی کی اور۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ۳۳۱)

"نماز پڑھو اور تدبّر سے پڑھو اور ادعیہ ماثورہ کے بعد اپنی زبان میں دعا مانگنی مطلق حرام نہیں ہے۔ جب گدازش ہو تو سمجھو کہ مجھے موقعہ دیا گیا ہے۔ اس وقت کثرت سے مانگو اس قدر مانگو کہ اس نکتہ تک پہنچو کہ جس سے رقّت پیدا ہو جاوے۔ یہ بات اختیاری نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ترشحات ہوتے ہیں۔ اس کوچہ میں اوّل انسان کو تکلیف ہوتی ہے مگر ایک دفعہ چاشنی معلوم ہوگی تو پھر سمجھے گا۔ جب اجنبیت جاتی رہے گی۔ اور نظارہ قدرتِ الٰہی دیکھے گا تو پھر پیچھا نہ چھوڑے گا۔ قاعدہ کی بات ہے کہ تجربہ میں جب ایک بات تھوڑی سی آجاوے تو تحقیقات کی طرف انسان کی طبیعت میلان کرتی ہے اصل میں سب لذّات خدا تعالیٰ کی محبت میں ہیں۔ ملعون لوگ (یعنی جو خدا سے دور ہیں) جو زندگی بسر کرتے ہیں۔ وہ کیا زندگی ہے۔ بادشاہ اور سلاطین کی کیا زندگیاں ہیں۔ مثل بہائم کے ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ۳۴۰، صـ۳۴۱)

• مکرم رحمت اللہ خان صاحب مربی سلسلہ (دہلی گیٹ لاہور) کو دل کا حملہ ہوا ہے۔ میو ہسپتال میں امراض قلب کے وارڈ میں داخل ہیں۔ پہلے سے افاقہ ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مکرم خان صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دُعا کریں۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد)

• میرے والد مکرم قریشی محمد اکمل صاحب بعارضہ بندش پیشاب بیمار ہیں۔ انہیں دل کا عارضہ بھی ہے۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(قریشی محمد انور۔ مربی سلسلہ)

مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد مربی سلسلہ کی بیگم اور بیٹے اور ایک اور عزیزہ کراچی میں ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان سب کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا کریں۔

مخالفتِ نفس بھی عبادت ہے
(ملفوظات جلد ۴ صـ۲۴۶)

محترم مرزا عبدالحق کی علالت کی تفصیل

احباب دعا جاری رکھیں

خاکسار لندن کے جلسہ پر جانے کے لئے کراچی گیا تو وہاں ۲۳ جولائی کو اچانک بیمار ہوگیا۔ پہلے پیٹ میں درد ہوا اور پھر الٹیاں آنی شروع ہو گئیں۔ کوئی چیز بھی اندر نہ ٹھہرتی تھی۔ اور فوراً قے سے باہر نکل جاتی تھی۔ رات کے تین بجے تک یہی کیفیت رہی۔ جو دوائی دی جاتی وہ نکل جاتی۔ پانی بھی نہ ٹھہرتا۔ سارا جسم پانی سے خالی ہوگیا۔ میں اپنے بھتیجے اور داماد عزیزم مرزا مظفر احمد صاحب کے پاس پڑا ہوا تھا۔ اور میرا نواسہ عزیزم خالد سلمہٗ بھی امریکہ سے آیا ہوا تھا۔ ڈاکٹروں سے مشورہ کے بعد یہ دونوں مجھے آغا خان یونیورسٹی ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں لے گئے۔ اسوقت صبح کے چار بجے تھے۔

فوری طور پر علاج شروع ہوا۔ الٹیاں تو بند ہو گئیں لیکن پیٹ درد رہا۔ جو آہستہ آہستہ بڑھتا گیا۔ اور اگلے روز بہت شدید ہو گیا۔ یہ شدت کئی گھنٹے رہی اور ناقابل برداشت تھی۔

۱۹۸۶ء میں خاکسار امریکہ اپنے بھتیجے عزیز مکرم ڈاکٹر میاں مطاہر صاحب کے پاس گیا ہوا تھا تو وہاں انتڑیوں کی تکلیف ہو گئی تھی اور اپریشن کے ذریعہ چھ انچ کے قریب انتڑی کاٹ کر نکال دی گئی تھی۔ ڈاکٹروں نے اسکی تفصیل پائی تو عزیز مکرم کو امریکہ ٹیلیفون کیا گیا۔ انہوں نے کراچی والے ڈاکٹر کو بذریعہ فون اس اپریشن کی تفصیل سے آگاہ کیا اور اپنی طرف سے بہت فکرمندی کا اظہار کیا جس سے ڈاکٹر کو اور زیادہ توجہ ہو گئی۔ دو دن کے بعد انتڑیوں کی رکاوٹ بغیر اپریشن کے ہی خدا کے فضل سے دور ہو گئی اور انہوں نے کام کرنا شروع کر دیا۔ ڈاکٹر کو شبہ تھا کہ ۱۹۸۶ء میں اپریشن کے بعد انتڑیاں جہاں سے جوڑی گئی تھیں وہاں سے ٹیڑھی نہ ہو گئی ہوں۔ لیکن یہ شبہ درست ثابت نہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور تکلیف کو دور کر دیا۔

۱۹۸۶ء میں جب ڈاکٹر نے اپریشن کیا تھا تو بتایا تھا کہ ایک جگہ انتڑی کے باہر پیدائشی طور پر ہی کچھ تھوڑا سا زائد

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد ، مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ ، قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۵ ظہور ۱۳۶۸ ہش ۱۵ اگست ۱۹۸۹ء

روڈ سنس

روڈ سنس ہیں تو دونوں انگریزی زبان کے الفاظ ۔ لیکن کیا ہرج ہے آجکل تو بہت سے انگریزی کے الفاظ اردو میں استعمال ہوتے ہیں اور صرف لکھے پڑھے لوگ نہیں بلکہ اَن پڑھ لوگ بھی استعمال کرتے ہیں ۔ روڈ سنس کا مطلب یہ ہے کہ سڑک پر چلنے کے اصولوں سے واقفیت ۔ چلنے سے مراد پیدل چلنا بھی ہے اور سائیکل ۔ سکوٹر ۔ موٹر سائیکل ۔ تانگہ ۔ ریڑھا یا موٹر گاڑی وغیرہ پر بھی ۔ بات یہ ہے کہ جب سڑک بہت سے لوگوں نے استعمال کرنا ہو تو ہر شخص کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اسے کس طرح استعمال کیا جائے ۔ آپ گاڑی پہ جا رہے ہیں سامنے سے ایک سائیکل والا تیزی سے سڑک پار کر گیا ۔ قریب تھا کہ اور کچھ نہیں تو آپ کی گاڑی کا مڈ گارڈ اسے لگتا اور وہ گر جاتا ۔ اس کے چوٹ لگتی ۔ لوگ اکٹھے ہو جاتے اور اس سے ہمدردی کرتے اور آپ کو بُرا بھلا کہتے ۔ سائیکل والا بچ تو گیا لیکن آپ کا دِل دَھک دَھک کرنے لگا ۔ اور کتنی ہی دیر تک آپ کا سانس پھولا رہا ۔

آپ سائیکل پر جا رہے ہیں اور سائیکل بھی تیز چلا رہے ہیں اور آناً فاناً ایک بچہ اپنے ٹرائی سائیکل (تین پہیوں والے سائیکل) پر آپ کے سامنے آگیا ۔ آپ بھی گرے اور وہ بھی قلابازیاں کھانے لگا ۔ یا کوئی خاتون تیزی سے سڑک پر مُڑ گئیں ۔ انہوں نے اِدھر اُدھر دیکھا ہی نہیں ۔ حادثہ ہونے ہوتے بچ گیا ۔ اور شائد وہ مُسکرا بھی دیں ۔

یہ سب کچھ اس لئے کہ ہم اس بات کا احساس نہیں رکھتے کہ سڑک سب کے لئے ہے ۔ صرف ہمارے لئے نہیں ہمیں دیکھ کر چلنا چاہیئے ۔ اور دوسروں کو بھی اتنا ہی موقعہ دینا چاہیئے جتنا ہم اپنے لئے مانگتے ہیں ۔ بلکہ اپنی حفاظت کے پیش نظر دوسروں کو زیادہ موقعہ دینا چاہیئے ۔ کہتے ہیں سڑک پار کرنی ہو تو پہلے دائیں دیکھئے ، پھر بائیں اور پھر دائیں اور پھر سڑک پار کیجے ۔ بس آپ اس بات پر غور کریں ، آپ پیدل ہیں یا کسی سواری پر ۔ آپ کے لئے مقام غور ہے کہ آپ کو سڑک پر کس طرح چلنا چاہیئے ۔ کسی کو یہ کہنے کا موقعہ نہ دیجے کہ آپ کو تو روڈ سنس ہی نہیں ہے ۔

دُھوپ اور چھاؤں شہر اور گاؤں میرے وطن کی شان
اس کا سونا اس کی چاندی فصلوں کی پہچان
آگ اور خُون کی ہولی کھیل کے اس کو مَیں نے جیتا
اب بھی اس کے مہنگے سستے پر دِل ہے قربان

ابوالاقبال

غزل

انساں کی زندگی ہے یا بلّور کا ایاغ
یا آندھیوں کی زد میں ہے رکھا ہوا چراغ

روحِ ازل کے راز کی تحقیق کیا کرے
خود اپنی ذات کا جسے ملتا نہ ہو سُراغ

رنگین پیرہن میں چھپائیے تو کیا کیا
مٹتے نہیں مٹائے سے محرومیوں کے داغ

یاروں نے اتنی دُور بسا لی ہیں بستیاں
اب انکے نقشِ پا کا بھی ملتا نہیں سُراغ

اہلِ چمن کو سُود و زیاں کا نہیں خیال
نہ باغباں کو فکر کہ مرجھا رہا ہے باغ

گلشن کو اپنی مِلک تصوّر کیئے ہوئے
چوٹی پہ سرو کی کوئی بیٹھا ہوا ہے زاغ

ہو کس کا اعتبار کہ سوداگرانِ وقت !
دیتے ہیں برگِ خشک دکھاتے ہیں سبز باغ

وہ آپ اپنے راز کی تشہیر بن گئے
پیشانیوں پہ ثبت ہیں رسوائیوں کے داغ

اہلِ وفا پہ نور کے ہالے رہے محیط
لَو دے اُٹھے ہیں دل جہاں بجھنے لگے دماغ

دونوں ہی ایک تیز سفر کر رہے ہیں طے
نہ وقت کو قرار، نہ انساں کو ہے فراغ

صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر محمد احمد اشرف

آپریشن کے بارے میں عمومی معلومات

ہر انسان زندگی میں کبھی کبھار بیمار تو ہو ہی جاتا ہے۔ لیکن بعض اوقات اُسے کوئی ایسی تکلیف بھی ہو جاتی ہے جس کا علاج موجودہ میڈیکل سائنس کے نزدیک صرف آپریشن ہی کے ذریعے بہتر طور پر ہو سکتا ہے۔ کچھ لوگ تو آپریشن کے نام ہی سے ڈر جاتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو آپریشن کے لئے تیار تو ہو جاتے ہیں لیکن چونکہ اس بارے میں زیادہ معلومات نہیں رکھتے اس لئے کسی نہ کسی مرحلے پر ان کے قدم بھی ڈگمگا جاتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر لوگ سائنس کی موجودہ ترقی اور جدید ترین آلات کی موجودگی کو خدا تعالیٰ کا فضل سمجھتے ہوئے شافی مطلق پر کامل توکل رکھتے ہیں اور اس کے فرمان کے مطابق اپنے علاج کے لئے تمام میسر اسباب حتیٰ کہ آپریشن تک کے لئے بوقت ضرورت تیار ہو جاتے ہیں اور نتائج خدا تعالیٰ پر چھوڑتے ہوئے کسی مرحلے پر زیادہ پریشان یا فکرمند نہیں ہوتے۔ دیکھا گیا ہے کہ ایسے لوگ کامیابی کے ساتھ جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں اور جب وہ اپنے آپریشن سے پہلے اور بعد کے وقت پر غور کرتے ہیں تو انہیں اس میں ایک نمایاں فرق محسوس ہوتا ہے۔ جو ان کے لئے مزید راحت اور سکون کا باعث بنتا ہے تاہم آپریشن کروانے سے پیشتر اور اُس کے بعد بھی بہت سے مراحل ایسے آتے ہیں کہ جن کے بارے میں اگر مریض کو قبل از وقت واقفیت ہو تو وہ اس وقت اپنی بیماری کے علاوہ مزید کسی پریشانی یا گھبراہٹ کا شکار نہیں ہوتا۔ زیر نظر مضمون میں نہایت اختصار کے ساتھ آپریشن کے بارے میں صرف عمومی ہدایات احباب کے استفادہ کے لئے پیش کی جا رہی ہیں۔

آپریشن سے چند ہفتے پہلے

صحیح طبی مشورہ حاصل کریں:-

بیشتر معالجین کی رائے میں کسی بھی جسمانی تکلیف کی صورت میں سیدھے کسی سپیشلسٹ ڈاکٹر کے پاس نہیں چلے جانا چاہیئے۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ پہلے اپنے فیملی ڈاکٹر یا پھر قریبی جنرل پریکٹیشنر سے مشورہ کریں۔ ڈاکٹر کے پاس مشورہ کے لئے جانے سے پہلے اگر آپ ایک بڑے کاغذ پر اپنا نام لکھنے کے بعد اپنی ساری تکالیف جس ترتیب سے وہ ظاہر ہوتی تھیں اُسی ترتیب سے لکھ دیں اور ہر تکلیف کے سامنے وہ عرصہ بھی لکھ دیں جتنی دیر سے وہ آپ کو لاحق ہے تو نہ صرف یہ کہ آپ ڈاکٹر کو کم وقت میں زیادہ باتیں بتا سکیں گے بلکہ کوئی ضروری بات بھول جانے کا امکان بھی نہیں رہے گا۔ آپ کا ڈاکٹر آپریشن کی ضرورت اگر محسوس کرے گا تو وہ آپ کو سرجری کے کسی سپیشلسٹ کے پاس بھجوائے گا۔ اس موقع پر گھبرانے کی ضرورت نہیں بلکہ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ بیماری کی صحیح تشخیص اور صحیح علاج کے سامان پیدا فرمائے اور اپنی جناب سے مجھے شفاء بخش اور رحم فرما۔ بہتر یہ ہے کہ سپیشلسٹ کے پاس جانے سے پہلے فون پر یا ذاتی طور پر وقت مقرر کر لیں اور پھر مقررہ وقت پر اُس کے پاس پہنچ جائیں۔ یہاں بھی اگر آپ اپنی تکالیف کا خلاصہ تحریری صورت میں بھی ڈاکٹر کو پیش کر دیں تو زیادہ اچھا ہے۔ اگر سرجن ڈاکٹر بھی آپ کو آپریشن کروانے کا مشورہ دے تو آپ مندرجہ ذیل امور ڈاکٹر صاحب سے ضرور دریافت کریں۔

- آپریشن اگر نہ کرواؤں تو کیا نقصانات ہو سکتے ہیں؟
- بغیر کسی مزید پیچیدگی کے کتنے عرصہ میں آپریشن کروایا جا سکتا ہے؟
- آپریشن کے علاوہ کوئی اور طریقہ علاج جو مفید ہو سکتا ہو؟
- آپریشن کروانے کے بعد دوبارہ یہ تکلیف لاحق ہونے کا کوئی امکان؟

اگر آپ سرجن سے مشورہ کرتے ہوئے فوری طور پر آپریشن کے لئے ذہنی طور پر تیار ہو جاتے ہیں تو سرجن کو اپنی رضامندی سے آگاہ کر دیں اور پھر اُس سے ضروری ہدایات حاصل کر لیں۔ لیکن اگر آپ ذہنی طور پر خود کو تیار نہیں پاتے یا کوئی اور مجبوری ہے تو پھر سرجن ڈاکٹر سے یہ عرض کریں کہ ڈاکٹر صاحب آپ کے مشورے کا میں بے حد ممنون ہوں لیکن میری یہ مجبوری ہے۔ اس لئے میں اسے دُور کر کے جلدی آپ کے پاس دوبارہ حاضر ہوں گا۔ یاد رکھیں کہ ڈاکٹر کا کام بیماری کی تشخیص کر کے آپ کو صحیح مشورہ دینا ہے۔ آگے علاج کروانا یا نہ کروانا آپ کی مرضی پر موقوف ہے اور اس کے نتائج کی ذمہ واری اور اس کے اثرات بھی آپ ہی پر پڑتے ہیں۔

آپریشن کے لئے تیاری

اس فیصلے کے بعد کہ آپریشن ہی آپ کی تکلیف کا علاج ہے اور آپ کچھ عرصہ بعد آپریشن کروانا چاہتے ہیں تو آپ ماہر امراض بے ہوشی سے مل کر اپنا چیک اپ کروالیں اگر ایسا نہ ہو سکے تو آپ اپنے فیملی ڈاکٹر فزیشن یا سرجن کے مشورے سے ضروری ٹیسٹ کروالیں۔ چند امور کو ملحوظ رکھنا اور ان پر عمل کرنا آپ کے لئے بہت مفید ہو سکتا ہے۔ مثلاً

- عام جسمانی کمزوری، کھانسی، زکام بخار، قبض، اسہال کا دُور کرنا۔
- خون کی کمی کو بذریعہ ادویات انجکشنز یا خون کی بوتل سے دور کرنا۔
- دانتوں کی کسی تکلیف کا علاج کروانا
- شوگر کو کنٹرول کرنا۔ بہتر یہ ہے کہ آپریشن سے ایک ہفتہ قبل ڈاکٹر کے مشورے سے شوگر کے مریض انسولین کے ٹیکے لگوانا شروع کر دیں اور اس بات سے قطعاً نہ گھبرائیں کہ ایک مرتبہ انسولین لگالی تو پھر ساری عمر لگاتے رہنا پڑے گا۔ یہ درست نہیں بلکہ آپریشن کے ایک یا دو ہفتے کے بعد اگر شوگر کنٹرول ہو تو ڈاکٹر سے دریافت کر کے انسولین کو چھوڑا جا سکتا ہے اور پہلے والے علاج کو دوبارہ شروع کیا جا سکتا ہے۔
- اسی طرح بلڈ پریشر اور تھائی رائیڈ کی بیماری کو کنٹرول کیا جائے۔
- سگریٹ نوشی آپریشن کروانے سے کم از کم ایک ڈیڑھ ماہ پہلے ترک کر دی جائے۔
- وہ خواتین جو مانع حمل گولیاں استعمال کرتی ہوں آپریشن سے دو ہفتہ قبل گولیاں لینا چھوڑ دیں۔

اس تیاری کے ساتھ ساتھ اخراجات کے لیے بھی مناسب بندوبست کر لینا ضروری ہے۔ عام آپریشن اگر کسی اچھے پرائیویٹ ہسپتال میں ہو تو قریباً ۵ سے دس ہزار روپے خرچ ہو جاتے ہیں۔ یہی آپریشن اگر کسی سرکاری ہسپتال میں کروایا جائے تو قریباً ایک سے دو ہزار روپے خرچ ہوتے ہیں۔ اگر کسی مریض کے لئے اتنے اخراجات کا انتظام کرنا بھی مشکل ہو تو پھر وہ اپنے ذاتی ذرائع کے علاوہ بعض دیگر ذرائع سے بھی مدد لے سکتا ہے۔ مثلاً ہر بڑے سرکاری ہسپتال میں موجود سوشل ویلفیئر افسر سے اور ہر تدریسی ہسپتال میں قائم انجمن بہبودئ مریضاں سے۔ اسی دوران اگر آپ کسی ایسے شخص سے مل لیں جو کسی کامیاب آپریشن کے مرحلے سے خود گزر چکا ہو تو اُس سے گفتگو آپ کے لئے حوصلہ افزاء ہو سکتی ہے۔

آپریشن سے ایک دن پہلے

ڈاکٹر صاحبان عام طور پر آپریشن سے کم از کم ایک دن پہلے مریض کو ضرور ہسپتال داخل کر لیتے ہیں۔ ہسپتال میں آپ اگر مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھیں تو یہ آپ کے لئے مفید ہو سکتے ہیں

- مرد یا عورت نرس ہر ہسپتال میں آپ کی خدمت کے لئے موجود ہیں۔ اُنہیں نرس یا سسٹر کہنے کی بجائے آپ "سٹاف" کہہ کر پکاریئے۔ صرف سب سے سینئر سٹاف نرس کو وارڈ کی سسٹر کہا جاتا ہے باقی سب نرسز خود کو "سٹاف" کہلانا پسند کرتے ہیں۔ البتہ مرد نرس کا نام اگر آپ کو معلوم ہو تو اُسے نام لے کر بھی آپ پکار سکتے ہیں۔
- سٹاف آپ سے ڈاکٹر کی پرچی اور آپ کے ٹیسٹوں کی رپورٹس لے کر آپ کی فائل یا چارٹ تیار کر دیں گی۔ بہتر ہو گا اگر آپ چارٹ کی کسی نمایاں جگہ پر اپنے گھر یا کسی قریبی عزیز کا ٹیلیفون نمبر بھی لکھوا دیں۔
- اکثر سرکاری ہسپتالوں میں بہت کم خرچ پر مریضوں کو ناشتہ اور دو وقت کا کھانا ہر روز فراہم کیا جاتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ ہر جگہ پر اتنا معیاری بھی نہیں ہوتا۔ بہرحال آپ اگر ہسپتال سے کھانا نہ لینا چاہیں تو سٹاف کو چارٹ بناتے وقت آگاہ کر دیں اور اس سے درخواست کریں کہ وہ ازراہ کرم چارٹ پر بھی اس کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اندراج کر دیں کہ آپ HOME DIET لیا کریں گے۔

● پھر سٹاف نرس آپ کو آپ کے بستر تک لے جائے گی۔ یہاں پہنچ کر آپ اپنے ہمراہ لائی ہوئی اشیاء مثلاً گلاس، کپ، چمچ، پلیٹ، تھرماس، تولیہ صابن وغیرہ کو اپنے بستر کے ساتھ موجود الماری کے اندر رکھ دیں اور بعد میں بھی اپنی اشیاء کی حفاظت اور صفائی کا خیال رکھیں۔

● سوائے کسی اشد مجبوری کے وارڈ یا کمرے سے باہر نہ جایئے اور اس صورت میں بھی سٹاف نرس اور ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر سے قبل از وقت اجازت لے کر جائیں۔

● ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر کسی وقت آپ کے پاس آپ کی مکمل ہسٹری لینے کے لئے آئے گا۔ آپ اُسے بیماری کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں اور تمام سوالات کا صحیح صحیح جواب دیں۔ اس بات سے یقیناً اُسے خوشی ہو گی اگر آپ نے اپنی بیماری کا خلاصہ کسی کاغذ پر لکھا ہوا ہے اگر آپ کو شوگر یا بلڈ پریشر کی بیماری ہو یا کوئی دوائی زیر استعمال ہے، یا آپ کسی دوائی سے الرجک ہیں یعنی کسی دوائی کا مضر اثر آپ پر ہوا تھا یا کوئی مریضہ حاملہ ہے تو براہ کرم ڈاکٹر صاحب کو واضح طور پر ضرور بتائیں۔

● آپ کو ٹیسٹ کروائے اب تک اگر کافی عرصہ گزر چکا ہے تو آج ہی دوبارہ آپ کا پیشاب اور خون وغیرہ ٹیسٹ کیا جائے گا۔ سٹاف نرس اگر آپ کے پاس اس مقصد کے لئے آئے تو براہ کرم کسی حیل و حجت سے کام نہ لیں۔

جن ہسپتالوں میں بے ہوشی کے ماہرین کا انتظام ہوتا ہے وہاں بے ہوشی کا ڈاکٹر بھی آپریشن سے ایک روز پہلے مریض کا معائنہ کرتا ہے اور وارڈ کے ڈاکٹر یا مریض کو ضروری ہدایات دیتا ہے۔

● سٹاف نرس یا ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر آپ کے چارٹ پر آپریشن کے لئے آپ سے تحریری طور پر اجازت حاصل کرنے کے لئے دستخط کرواتے ہیں۔

● آپریشن کے لیے جو دوائیاں ضروری ہوں گی اُن کی فہرست آپ کو مہیا کر دی جاتی ہے۔ جن کا انتظام بالعموم مریض یا اُس کے لواحقین کو خود ہی کرنا پڑتا ہے اسی طرح اگر دوران آپریشن زیادہ خون بہہ جانے کا خدشہ ہو تو قبل از وقت خون کی ایک یا ایک سے زائد بوتلوں کا انتظام بھی کرنا پڑتا ہے ہر شخص کا خون ہر مریض کو نہیں دیا جا سکتا۔ بلکہ یہ ضروری ہے کہ دینے والے کے خون کا گروپ اور مریض کے خون کا گروپ ایک دوسرے سے ملتا ہو۔ ایک طرح کا گروپ ہونے کے بعد بھی مزید احتیاط کے لئے دونوں کے خون کی CROSS MATCHING کی جاتی ہے۔ یعنی دونوں کے خون کے چند قطروں کو لیبارٹری میں ایک دوسرے سے ملا کر دیکھا جاتا ہے کہ کسی خون کو نقصان تو نہیں پہنچ رہا۔ یہ بات بہت ضروری ہے کہ خون بازار سے نہ خریدا جائے۔ خون فروخت کرنے والے پیشہ ور عام طور پر بہت سی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور اس طرح صرف بازار سے خریدا ہوا خون دینے کی وجہ سے بہت سی ایسی بیماریاں مریض میں پیدا ہونے کا امکان موجود رہتا ہے۔ چنانچہ بہتر یہ ہے کہ اپنے قریبی عزیزوں کا بلڈ گروپ ٹیسٹ کروایا جائے اور پھر ڈاکٹر کے مشورے سے اُس شخص سے خون لیا جائے جو طبی لحاظ سے خون کا عطیہ دینے کے قابل ہو۔ مریض کو اگر تازہ خون دیا جائے تو زیادہ بہتر ہوتا ہے اس لیے آپریشن سے بہت روز پہلے خون کا عطیہ نہیں لینا چاہیئے بلکہ صرف ایک دن پہلے خون کا انتظام کر کے ہسپتال کے بلڈ بنک میں رکھوا دینا چاہیئے۔ اور خون جمع کروانے کی رسید لے لینی چاہیئے جو وہاں سے خون کی بوتل نکلواتے ہوئے متعلقہ عملہ کو دکھانی پڑے گی۔

● ہسپتال آنے سے پہلے اگر آپ گھر سے اچھی طرح غسل کر کے نہیں آئے تو اب ضرور ایسا کر لیں۔ نہانے سے پہلے ناخن ضرور تراش لیں۔ اسی طرح اگر نیل پالش لگی ہو تو وہ مکمل طور پر اُتار لیں۔ نیز کوئی غیر ضروری بال جسم پر نہ رہنے دیں۔

● ڈاکٹر اگر مناسب سمجھے گا تو ملیریا سے بچاؤ کیلئے آپ کو دوائی دے گا یا تشنج سے بچاؤ کا ٹیکہ لگوائے گا۔ ہسپتال میں پہنچ کر کوئی دوائی اپنی مرضی سے نہ لیں بلکہ ڈاکٹر سے اجازت لے کر دوائی کھائیں جو آپ کے چارٹ پر بھی اُسے درج کرے گا۔

● آج ہی کسی وقت ڈسپنسر بھی آپ کے پاس آئے گا اور جس جگہ آپریشن ہونا ہے اُس کے اردگرد جلد کی اچھی طرح شیو کرے گا تا کہ بالوں یا گندگی کی وجہ سے جراثیم جسم کے اندر نہ پہنچ پائیں۔ بعض ہسپتالوں میں یہ شیو آپریشن سے ذرا پہلے تھیٹر کے اندر کی جاتی ہے۔

● رات کو سٹاف نرس آپ کو ایک ڈھیلا ڈھالا لباس مہیا کرے گی۔ یہ وہ کپڑے ہیں جو آپ نے کل آپریشن تھیٹر میں پہن کر جانے ہیں۔ بعض مریض یہ لباس پہننا پسند نہیں کرتے۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ آپریشن تھیٹر جانے سے پہلے یہی مخصوص لباس پہنا جائے۔

● آپریشن سے پہلے کی رات ضرور ہسپتال ہی میں گذارنی چاہیئے۔ اس سے نہ صرف آپریشن کے لیئے ہر قسم کی تیاری بھی زیادہ بہتر طریقے سے ہو جاتی ہے بلکہ مریض ہسپتال کے ماحول سے مانوس بھی ہو جاتا ہے اور آپریشن کے بعد بھی اُسے گھبراہٹ یا کوفت محسوس نہیں ہوتی۔

● ضروری ہے کہ آپریشن سے کم از کم چھ گھنٹے پہلے مریض نے کچھ بھی کھایا پیا نہ ہو۔ آپریشن اگر اگلی صبح ہونا ہے تو ایک رات پہلے کا کھانا بہت ہلکا اور نرم ہونا چاہیئے تا کہ جلدی ہضم ہو جائے اور رات بارہ بجے کے بعد مریض کو کچھ کھانا پینا نہیں چاہیئے۔

● میڈیکل سائنس نے موجودہ وقت میں اس قدر ترقی کر لی ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑے سے بڑے آپریشن میں بھی اب خطرے کی کوئی بات نہیں رہی ایسے آلات اور ادویات اب تیار کی جا چکی ہیں جو ہر قسم کی ہنگامی صورت میں کام آ سکتی ہیں۔ تاہم اصل شفا تو شافیٔ مطلق ہی عطا فرماتا ہے اسلیئے ہر قدم پر اس سے دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ خاص طور پر یہ دُعا کہ اے اللہ اس بیماری کو دُور فرما دے اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ کوئی شفا نہیں مگر وہی جو تیری جناب سے ہے۔ ایسی شفا دے جو ذرہ بھی بیماری نہ چھوڑے۔

آپریشن والے دن

● صبح سویرے اُٹھ کر تمام حاجات سے فراغت کے بعد اگر ہو سکے تو نہا لیا جائے اور نماز میں پورے خشوع و خضوع کے ساتھ اپنے رب سے دُعا کی جائے۔

● آپریشن تھیٹر جانے کے وقت کا انتظار نہ کیا جائے بلکہ تھیٹر کا لباس اسی وقت پہن لیا جائے۔

● آج بھی سٹاف نرس آپ کو آپریشن کی تیاری کے لیے شائد کوئی گولی دے یا ٹیکہ لگائے۔ اگر گولی دے تو پانی کے صرف چھوٹے سے گھونٹ کے ساتھ وہ دوائی لے لیں۔

● ایک اور بات ضرور یاد رکھیں کہ اگر آپ بلڈ پریشر کے مریض ہیں تو آپ ڈاکٹر سے پوچھ کر بلڈ پریشر کم کرنے والی دوائی بھی ضرور کھا لیں۔

● اگر شوگر کے مریض ہیں تو بہتر یہ ہے کہ صبح سویرے آپ کی بلڈ شوگر ٹیسٹ ہو جائے اور آپریشن سے پہلے اُس کی رپورٹ مل جائے۔ لیکن پریشان نہ ہوں ضرورت کے مطابق ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر خود اس کا انتظام کریں گے۔ چونکہ آپ نے صبح ناشتہ کیا ہے نہ ہی کچھ اور کھایا ہے اس لئے آج صبح انسولین کا ٹیکہ بھی نہیں لگے گا۔

● آپریشن تھیٹر جانے سے پہلے اپنی تمام قیمتی اشیاء مثلاً رقم، گھڑی، انگوٹھی، کوئی بھی زیور، عینک، نظر کے مصنوعی شیشے، مصنوعی دانت، مصنوعی اعضائے جسمانی، سویٹر، جرابیں، بوٹ وغیرہ اپنے کسی عزیز کے حوالے کر دیں۔ ہاں اگر آپ اُونچا سنتے ہیں تو بے شک سماعت کا آلہ آپ کانوں پر لگا رہنے دیں اور اس بارے میں بھی ڈاکٹر صاحب کو آپ بتا سکتے ہیں۔

● وارڈ یا پرائیویٹ کمرے سے آپریشن تھیٹر جاتے ہوئے عزیز و اقارب میں سے دو افراد آپ کے ساتھ ہونے چاہئیں۔ مریض اگر عورت ہو تو ایک مرد اور ایک عورت ساتھ ہو تو بہتر ہے۔ آپریشن کے لئے منگوائی جانے والی دوائیاں، خون کی بوتل اور مکمل چارٹ اپنے ہمراہ رکھیں اور اپنے عزیزوں سے کہہ دیں کہ اپریشن کے بعد اگر کوئی دوائیاں بچ گئی ہوں تو تھیٹر کی سسٹر سے وصول کر لیں۔

● آپریشن تھیٹر سے ملحقہ کمرے میں آپ کو کچھ دیر انتظار کرنا ہو گا۔ جب تھیٹر میں موجود ڈاکٹرز آپ کا نام لے کر بلوائیں گے تو متعلقہ عملہ آپ کو اپریشن تھیٹر میں لے جائے گا جہاں آپ بستر نما اپریشن ٹیبل پر آرام سے لیٹ جائیں۔ اب آپ آپریشن کے دوران بے ہوش رکھنے کے ماہر ڈاکٹر کی زیر نگرانی چلے جائیں گے جو آپریشن کے دوران آپ کو درد کا احساس نہیں ہونے دے گا۔ نیز تمام وقت آپ کے دل کی حرکت سانس کی رفتار اور بلڈ پریشر وغیرہ چیک کر کے ادویات، گلوکوز اور بوقت ضرورت خون وغیرہ دیتے رہیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

• آپریشن کے دوران اگر آپ کو مکمل طور پر بے ہوش نہ کیا گیا ہو تو فکر بالکل نہ کریں۔ انشاء اللہ درد آپ کو نہیں ہوگی جتنا وقت ممکن ہو زیر لب دعائیں کرتے رہیں۔ اور اگر کوئی تکلیف محسوس کریں تو ڈاکٹر کو اس سے آگاہ کر دیں۔

آپریشن کے بعد

• آپریشن کے ختم ہونے کے بعد آپ کو ٹرالی پر لٹا کر وارڈ یا پرائیویٹ کمرے میں آپ کے بستر پر پہنچا دیا جائے گا۔

• وارڈ میں آپ کے بستر کے پاس کوئی ایک عزیز ہونا چاہیئے اگر آپ پرائیویٹ کمرے میں ہیں تو آپ کے پاس دو عزیز بھی ٹھہر سکتے ہیں۔

• آپریشن کے بعد سٹاف نرس آپ کا پورا خیال رکھیں گی لیکن آپ کے ساتھ رہنے والے عزیز بھی اگر چند باتوں کا خیال رکھیں اور سٹاف نرس کو بوقت ضرورت فوری طور پر مطلع کر دیں تو اچھا ہے۔ مثلاً ڈرپ والی جگہ پر جسم پہ کوئی سوج کسی جگہ سے خون کا اخراج، الٹی کی شکایت یا کوئی اور تکلیف۔

• ہر بڑے آپریشن کے بعد ایک یا دو روز تک ڈاکٹر کھانے پینے کی اجازت نہیں دیتے بلکہ گلوکوز کی بوتلوں ہی سے جسم کو توانائی پہنچائی جاتی ہے۔ آپ بھی ڈاکٹر کی ہدایت پر سختی سے عمل کریں اور جب تک ڈاکٹر صاحب اجازت نہ دیں ازخود کوئی چیز کھائیں نہ پئیں۔

• عیادت کے لئے ہسپتال آنے والوں کو صرف مخصوص وقت پر ہی آنا چاہیئے۔ نیز اپنے عزیز چھوٹے بچوں کو ہسپتال میں بالکل نہ آنے دیں۔ البتہ اگر کسی مریضہ کا کوئی بچہ شیر خوار ہے تو ڈاکٹر کی اجازت سے صرف چھاتی کا دودھ پلوانے کے لئے بچے کو تھوڑی دیر کے لئے ہسپتال بلوایا جا سکتا ہے۔

• ہسپتال میں قیام کے دوران غیر ضروری اشیاء گھر سے نہ منگوائیں اور ماحول کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔

• سینئر ڈاکٹر صاحب سے براہ راست فون پر یا زبانی رابطہ قائم نہ کریں اگر کوئی شکایت ہو یا ضرورت محسوس ہو تو پہلے ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر صاحب سے بیان کریں۔

• ڈاکٹر جب راؤنڈ کرتے ہوئے آپ کے بستر پر آئیں تو آپ ان سے آئندہ پروگرام یا ہدایات کے بارے میں دریافت کر سکتے ہیں لیکن چلتے پھرتے ہر جگہ اس قسم کے سوال ڈاکٹر سے نہ کرتے رہیں۔

• قریباً ایک ہفتے کے بعد آپ کے ٹانکے کھولے جائیں گے۔ عموماً ٹانکے کھولتے ہوئے کوئی خاص تکلیف نہیں ہوتی۔ اس لئے اس بارے میں بھی پریشان ہونے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔

• اپنے ڈاکٹرز اور تمام سٹاف اور سب سے بڑھ کر شافی مطلق خدا کا شکر ادا کرنا نہ بھولیے۔ اور اسی شکر کا تقاضہ ہے کہ آئندہ کے لئے ڈاکٹر کے مشورے سے اس کی ہدایات پر عمل کرتے رہیں۔

(ڈاکٹر محمد احمد اشرف - لاہور)

ورلڈ لیبارٹری

نون سین

کہتے ہیں کہ کوئی شخص کنفیوشس کے پاس آیا اور اس سے اپنی بھوک مٹانے کے لئے ایک مچھلی مانگی۔ کنفیوشس نے مچھلی دینے سے انکار کر دیا۔ اور اس شخص سے کہا کہ اگر میں تمہیں مچھلی دوں تو کل پھر تم مچھلی لینے کیلئے آؤ گے۔ یہ زیادہ بہتر ہے کہ میں تمہیں مچھلی پکڑنے کا ڈھنگ سکھا دوں۔ تاکہ تم اپنی بھوک مٹانے کیلئے مچھلیاں پکڑتے رہو اور تمہیں کسی اور سے بار بار مچھلی مانگنے کی ضرورت نہ پیش آئے۔ اس بات کی طرف جس شخص نے ٹرلیسٹ میں اپنے لیکچر میں اشارہ کیا تھا ان کا نام ہے "پروفیسر انٹونینو جی سی سی"، وہ اطالوی ہیں اور ورلڈ لیبارٹری کا انہوں نے تین سال ہوئے سویڈن میں آغاز کیا تھا۔ عظیم قدوائی صاحب نے ان کے لیکچر کے بعد ان سے گفتگو کی اور ان کی ورلڈ لیبارٹری کے متعلق ان سے بعض ضروری باتیں کیں۔ انہیں معلوم ہوا کہ جو کام وہ کر رہے ہیں اس کی بنیاد یہ ہے کہ ان کے خیال میں صرف صنعتی ملکوں کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ اچھی اور آرام دہ زندگی بسر کریں۔

جو بات پروفیسر صاحب کو منفرد بناتی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنی امیدوں کے پورا کرنے کیلئے جو ذریعہ اختیار کیا ہے وہ سائینس ہے وہ اپنے کام کو ساری دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اور اس لئے انہوں نے اپنے پروگرام کا نام ورلڈ لیبارٹری رکھا ہے۔ اس کا ایک شعبہ پاکستان میں قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں بھی قائم کیا گیا ہے۔ اور یہ ورلڈ لیبارٹری کی سات شاخوں میں سے ایک ہے۔ جو شعبہ اسلام آباد میں قائم کیا گیا ہے وہ سنٹر آف ہائی انرجی فزکس اینڈ کاسمولوجی ہے۔ یہ ورلڈ لیبارٹری کیا ہے اور اس کے ذریعہ پروفیسر "جی سی سی"، کیا کام لینا چاہتے ہیں اگر اختصار کے ساتھ بیان کیا جائے اور انہیں کے الفاظ میں یہ بات کہی جائے تو ان کا پروگرام یہ ہے کہ جس شخص نے کنفیوشس سے مچھلی مانگی تھی کہ وہ اپنی بھوک مٹا سکے اور اسے یہ جواب ملا تھا کہ اگر میں آپ کو مچھلی دے دوں گا تو کل پھر آپ یہی مطالبہ لے کر آجائیں گے۔ اس لئے بہتر ہے کہ میں آپ کو مچھلی پکڑنا سکھا دوں۔ تاکہ آپ خود ہی مچھلی پکڑ کر بھوک مٹا لیا کریں۔ اور کسی کے آگے آپ کو ہاتھ پھیلانا نہ پڑے۔

ترقی پذیر ممالک کو خوراک اور ادویہ کی ضرورت ہے لیکن انہیں تعلیم اور سائنس کی بھی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ صرف خوراک اور دوائیاں مہیا کر دینا بالکل اسی بات کے مترادف ہوگا کہ کنفیوشس اس شخص کو مچھلی پکڑا دیتے۔ تعلیم اور سائنس کا سکھا دینا ایسا ہی ہے۔ جیسے مچھلی پکڑنے کا ڈھنگ سکھا دیا جائے۔ یہ ان کے اپنے الفاظ کا ترجمہ ہے۔ انہوں نے اس غرض کو پورا کرنے کیلئے یہ سکیم جاری کر رکھی ہے۔ اس وقت دنیا بھر میں ان کی ساٹھ سکیمیں جاری ہیں۔ ان میں سے کچھ تین سالہ پرانی ہیں۔ اور کچھ (جیسے پاکستان میں) صرف چند مہینے پرانے۔

ورلڈ لیبارٹری سکیم جون ۱۹۸۶ء میں جنیوا سوئٹزرلینڈ میں شروع کی گئی تھی۔ اور اگر دیکھا جائے تو اس نے خاصی تیزی سے ترقی کی ہے یہ صاحب اپنا زیادہ وقت انٹرنیشنل سینٹر فار سائنٹفک کلچر ایریس ERICE سسلی میں گذارتے ہیں۔ اور اس جگہ کو ساری سکیموں کا "حب"، یعنی دھرا کہا جا سکتا ہے۔ وہاں سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں۔ کانفرنسوں کا اہتمام کیا جاتا ہے اور وہاں پر وہ اپنی اسکیم کو آگے بڑھانے کیلئے مختلف ممالک کے دورے بھی کرتے ہیں۔ ٹرلیسٹ میں وہ اس لئے آئے ہوئے تھے کہ وہاں وہ اپنی ورلڈ لیبارٹری کے ایک شعبہ کا آغاز کر سکیں۔ اور یہ آغاز انہوں نے اٹلی کے وزیر خارجہ جی انڈریوٹی سے کروایا۔ اس موقعہ پر انہوں نے کہا کہ آج سے تین سال پہلے جنیوا میں ورلڈ لیبارٹری کا آغاز انہیں وزیر خارجہ کے ایماء پر کیا گیا تھا۔ اور اس لئے یہی بات مناسب سمجھی گئی کہ اٹلی کی برانچ کا یہی صاحب افتتاح کریں۔ یہ برانچ جو ٹرلیسٹ میں کھولی گئی ہے یہ اٹلی اور وسطی یورپ کے لئے کام کرے گی اس پراجیکٹ کے پانچ مختلف حصے ہیں۔ پہلا حصہ انیس شاخوں پر مشتمل ہے۔ اور کام اس کا یہ ہوگا کہ مختلف کیمیکل اور نیوکلیئر معلومات حاصل کی جاتی رہیں۔ اور اس طرح ایسی ہی دوسری باتوں کے تجربات کئے جائیں۔ دوسرے حصے کی بارہ شاخیں ہیں۔ اور سائنس اور ٹیکنالوجی کی آپس میں ایک دوسرے سے ہم آہنگی اس کا مرکزی نقطہ ہوگا۔ تیسرے گروپ میں ۲۳ پراجیکٹس ہیں۔ جو دواؤں اور کھانے کی اشیاء کو محفوظ رکھنے اور پرانے زمانے کی تہذیب سے ملی ہوئی چیزوں کی حفاظت کرنا۔ چوتھے گروپ میں صرف تین شاخیں ہیں۔ جو انرجی کی مزید تحقیقات پر مشتمل ہیں اور پانچویں گروپ کا تعلق تیسری دنیا کے ممالک کو... وظیفے دینے سے ہے۔ تاکہ ترقی یافتہ ممالک کا سائنسی علم ترقی پذیر ممالک کو پیش کیا جا سکے۔

تیسری دنیا میں جو لوگ سائینس کے علوم میں دسترس رکھتے ہوں گے اور مزید علم حاصل کرنے کے خواہش مند اور صلاحیت سے لیس ہونگے۔ ان کو ایک ہزار کی مقدار میں مرکز میں بلایا جائے گا۔

پروفیسر ڈی سی سی کا خیال ہے کہ مشرق اور مغرب کو ایک دوسرے کے قریب لانے کیلئے اور ان دونوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے سائینس کو ذریعہ بنانا چاہیئے۔ اور ایسا ان کی سکیموں پر عمل درآمد کرنے سے کیا جا سکتا ہے جو انہوں نے شروع کی ہیں۔ یہ ان کی خوش قسمتی ہے کہ ان کی سکیموں کی سرپرستی کرنے والے بہت سے اعلیٰ سائنسدان ہیں۔ ان کی انٹرنیشنل کیمٹی کے ایک سو ارکان ہیں۔ جن میں سے پچاس نوبل انعام یافتہ ہیں۔ انٹرنیشنل کیمٹی کا نام انہوں نے "سائنس برائے امن"، رکھا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس ساری سکیم کی بنیاد ایریس ERICE میں ۱۹۸۲ء میں دیا گیا۔ ایک بیان ہے کہ اس منشور کو تیار کرنے والے تین افراد تھے۔ ایک پروفیسر بال جو برطانیہ کے سب سے بڑے فزکس کے سکالر تھے۔ دوسرے روس کے سب سے بڑے سائنسدان پروفیسر پیوٹر کاپٹزا PIOTR KAPITZA) اور تیسرے پروفیسر جی سی سی۔ اس منشور پر اب تک دس ہزار سائنسدانوں نے دستخط کیے ہیں۔

اس منشور میں کہا گیا ہے کہ نفرت کے تمدن نے جنگی ساز و سامان تیار کیا ہے۔ حالانکہ محبت کے تمدن کے لئے لوگوں کے دل جیتنے کی ضرورت ہے۔

عظیم قدوائی کہتے ہیں کہ میں نے پروفیسر جی سی سی سے پوچھا کہ وہ اپنے سائنس پروگراموں کے لئے فنڈ کہاں سے اکٹھا کرتے ہیں۔ جواباً انہوں نے بتایا کہ اٹلی کی حکومت ایک خطیر رقم اس فنڈ کے لئے مہیا کرتی ہے۔ اس طرح روس بھی ان سکیموں کے لئے رقم مہیا کرتا ہے جن میں روس کو ذاتی دلچسپی ہے۔ سوئٹزرلینڈ نے مرکز مہیا کیا ہے۔ اور چین بھی امدادی رقوم مہیا کرتا ہے۔ پروفیسر جی سی سی کا خیال ہے کہ ان کی سکیم جلد ہی خاصی تیزی کے ساتھ ترقی کرنے لگے گی۔

پروفیسر جی سی سی جب تقریر کے لئے ہال میں داخل ہوئے تو ان کے ہاتھ میں کافی کی ایک پیالی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ انہیں کھانا کھاتے کافی دیر ہو گئی ہے اس لئے وہ کافی کا پیالہ لے کر ہی آ گئے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے وہ خاصی جلدی میں ہیں۔ اور اپنے کام کو جلد جلد آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔

کوئی مشورہ؟

اگر کسی معمر شخص کی یادداشت کی یہ کیفیت ہو جائے کہ انہیں بہت پرانی باتیں تو یاد ہوں لیکن قریب زمانے کی باتیں ذہن میں نہ آتی ہوں تو اس کی وجوہ پر غور کرنے کی تو انہیں کوئی ضرورت نہیں ہوگی لیکن اگر علاج ممکن ہو تو وہ اس پر توجہ دیں گے۔

کیا کوئی دوست اس سلسلے میں اپنے مفید مشورہ سے نواز سکتے ہیں

(ادارہ الفضل)

یادِ رفتگان

محترم میاں غلام احمد بہلولپوری

مکرم رشید احمد زاہد مقیم قرطبہ سپین

میرے والد محترم میاں غلام احمد بہلولپوری صاحب ابن میاں فضل دین صاحب کو مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۸ء بروز پیر ساڑھے گیارہ بجے رات اچانک دل کا دورہ پڑا۔ فوری ابتدائی طبی امداد ملنے سے طبیعت سنبھل تو گئی لیکن چونکہ تقدیر الٰہی کے مطابق سفر آخرت کی تیاری ہو چکی تھی۔ اس لئے مکمل صحتیاب نہ ہو سکے اور پھر آٹھ دس روز زیرِ علاج رہ کر ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو جمعۃ المبارک کی شب پونے بارہ بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہمیں ہمیشہ کے لئے داغِ مفارقت دیکر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ (ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔)

ے بلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کرتے ہوئے آپ کے لبوں پہ "اللہ کی رضا" کے الفاظ جاری تھے جبکہ وفات سے چند گھنٹے قبل تیمارداری کیلئے آنے والوں کے ساتھ بے پناہ جذبہ ایمانی کے ساتھ احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکر کا ذکر کرتے رہے اور اپنے لئے یہ تقریبات دیکھنے کے واسطے دُعا کی درخواست کرتے رہے۔ خدائے قادر و توانا کے حضور یہ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم والد صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے خاندان کو نسل در نسل احمدیت سے وابستہ رہنے اور اس کیلئے قربانیاں دینے کی توفیق بخشے۔

میرے دادا جان ایک پاک سیرت انسان۔ متقی دعاگو اور سلسلہ کے فدائی تھے۔ انہوں نے قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل کے ابتدائی دور میں ایک رویا کے ذریعہ احمدیت قبول کی اور پھر تادمِ آخر نہ صرف خود سلسلہ کے ساتھ مضبوطی سے وابستہ رہے بلکہ اپنی اولاد اور خاندان کے لئے بھی راہِ احمدیت ہموار کر گئے۔ حق قبول کرتے وقت معمول کے مطابق آپ کو بھی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن ان کا صبر اور استقلال علاقہ کی سعید الفطرت روحوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنا۔

محترم والد صاحب نے ۱۹۰۹ء میں احمدیت کے آغوش میں آنکھ کھولی۔ آپ بچپن ہی سے ایک منفرد مزاج کے حامل تھے۔ اور توحید، عشق رسول و عشق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جذبہ سے سرشار تھے۔ مرکز سلسلہ سے جنون کی حد تک محبت آپ کے ایمان کا حصہ تھی۔ افرادِ خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے محبت اور ان کی عزت و تکریم تو آپ کے ایمان کا جزوِ لاینفک تھا اور اسی عقیدت کی وجہ سے افرادِ خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ان کے ذاتی مراسم تھے اور ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر خدمتِ سلسلہ کے لئے خاص پیار اور محبت سے وقت دیا کرتے تھے۔ اسی طرح علماء کرام اور دین کا کام کرنے والوں کا بہت ہی ادب اور احترام کیا کرتے تھے۔

آپ اپنے ہمعصروں میں نمایاں پوزیشن رکھتے تھے اور تقسیم ہند کے وقت آپ نے اپنے علاقہ میں بڑی جرأت اور مردانگی سے فلاحِ عامہ کے کاموں میں حصہ لیا۔

پاکستان میں آکر چیلیکی چک ۱۲۰ R.B نزد سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ میں مستقل سکونت اختیار کی جہاں آپ نے مسلسل سولہ سال صدر جماعت کے طور پر خدمت سلسلہ کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کے حالات میں جماعتی تربیت کو ملحوظ رکھا۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے اس عرصہ میں سربراہ نمبردار کے طور پر بھی کام کیا۔

صابر و شاکر ہونے کے علاوہ غیرتِ دینی اور نظام سلسلہ سے وابستگی آپ کی سیرت کا ایک نمایاں پہلو تھا جسے آپ نے مرتے دم تک اپنائے رکھا۔ اور اپنی اولاد کو بھی انہی پہلوؤں کا پابند بنایا۔ پابندِ صوم و صلوٰۃ۔ متقی۔ دعاگو اور توکّل علی اللہ رکھنے والے انسان تھے۔ بیوت الذکر کی تعمیرات میں آپ ایک خاص جذبہ اور عقیدت سے حصہ لیتے تھے اور اپنی زندگی کے آخری سانس تک آپ نے اپنے اس جذبہ کو زندہ رکھا۔

اپنی وفات سے چند گھنٹے قبل آپ اس بات کا ذکر کر کے حقیقی اور روحانی مسرت حاصل کرتے رہے کہ میری اولاد مرکز سلسلہ میں سکونت پذیر ہے اور خدمت سلسلہ کی توفیق پا رہی ہے والدہ محترمہ کی وفات کے بعد تو محترم والد صاحب نے تربیت اولاد کے بارہ میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ اور قال اللہ و قال الرسول کے مطابق زندگی بسر کرنے کا ڈھنگ سکھایا۔ سنّت ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے آپ نے اپنے ایک بیٹے کو خدمتِ دین کے واسطے وقف کیا جو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد اب خدماتِ دینیہ میں مصروف ہے۔

آپ ایک غریب پرور انسان تھے اور غرباء کی حاجات کا اس قدر خیال رکھا کرتے تھے کہ حاجتمند کی حاجت کو اوّلین فرصت میں پورا کرنے کی کوشش فرماتے اور ان کی ضروریات کی اشیاء خود ان کے گھروں تک پہنچا آتے۔ رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک کرنے والے تھے اور نماز تہجّد میں باقاعدگی سے اُن کے لئے دُعائیں کیا کرتے تھے اور ان کی کسی بات کو بھی کم اہمیت نہ دیتے تھے۔ ویسے بھی خاندان میں ادب و احترام کا مقام رکھتے تھے۔ اپنوں کے علاوہ غیروں میں بھی بچوں سے لیکر بوڑھوں تک سب کے ساتھ محبت کا سلوک فرماتے تھے۔

مرض الموت کے دوران بڑے ایمانی جذبہ کے ساتھ گلوگیر ہو کر قدرتِ ثانیہ کے چوتھے مظہر کے فراق کا بار بار ذکر کرتے رہے اور آپ کے دیدار کی خواہش اپنے دل میں لئے اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ اپنے اس جذبہ کی تشنگی آپ نے اس رنگ میں پوری فرمائی کہ اپنی اولاد کو نظامِ قدرتِ ثانیہ سے وابستہ رہنے کی بار بار تاکید فرمائی۔

جب تم کسی کو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ اس کو مُراد دیئے جاتا ہے اور وہ اپنی خطا پر مُصر ہے تو جان لو کہ یہ امر اس کو مہلت دینے کے لئے ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مربی انچارج احمدیہ جماعت مغربی جرمنی

آپ کا خط ملا ۔ آپ کی دعاؤں کا بہت بہت شکریہ ۔ ہم نے اخبار احمدیہ کے جوبلی نمبر پر جو تبصرہ کیا تھا وہ آپ کو پسند آیا ہم تو اسی کو سوونیر سمجھے تھے لیکن اب آپ کے خط سے پتہ چلا کہ اس جوبلی نمبر کے علاوہ آپ نے ایک سوونیر شائع کیا ہے ۔ جو ہر رنگ میں آپ کے جوبلی نمبر سے زیادہ معلومات مہیا کرنے والا ہے آپ نے یہ بات بالکل ٹھیک کہی کہ پوسٹ آفس کے بعض خیانت پیشہ خائنین جو صالحین کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں احمدیہ لٹریچر کو ایک جگہ سے دوسری جگہ تک جانے میں روک بن رہے ہیں ۔ لہذا آپ سوونیر کسی کے ہاتھ ہمیں بھیجنے کی کوشش کریں گے آپ کی مرسلہ تصاویر مل گئی ہیں ۔ ان میں سے چند ایک اللہ نے چاہا تو عنقریب شائع کی جائیں گی ۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو اور آپ کے امیر صاحب عبد اللہ واگس ہاؤزر کو اپنی ساری جماعت کے ساتھ مل کر بیش از پیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے ۔ آپ کا خط ہمارے لئے حوصلہ افزائی بھی ہے اور جن دعاؤں کی ہمیں اشد ضرورت ہے ان کا حامل بھی ۔

مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب قریشی سنٹرل جیل سکھر

آپ کا خط ملا یقین جانئے کہ ہر احمدی آپ کی قربانی پر فخر کرتا ہے اور آپ کے لئے درد دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ جلد رہائی بخشے اور آپ اپنے بیوی بچوں اور جماعت کے تمام افراد میں واپس آکر خدمات دینیہ بجا لا سکیں ۔ آپ کی نظم جلد شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔

آپ کے فرزند ندیم احمد صاحب ربوہ آئے تھے اور آپ کے ارشاد کے مطابق انہوں نے نہایت محبت کے ساتھ ہمارے ساتھ ملاقات کی ۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو نمایاں کامیابی عطا کرے ہمیں ان سے یہ سن کر کہ وہ اپنے والد کی طرح دین کے لئے قربانیاں کرنا چاہتے ہیں اور دنیا میں بھی احمدیہ جماعت کی سربلندی کی ہر ممکن کوشش کریں گے ۔ انہوں نے بتایا کہ آپ امتحانات میں بہت اچھی پوزیشن حاصل کرتے رہے ہیں خود بھی وہ اس ارادے کا اظہار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جس باپ کا میں بیٹا ہوں ۔ اس کی عزت کو اور بھی چار چاند لگانے کی کوشش کروں گا ۔

مکرم ڈاکٹر انور احمد صاحب لاہور

آپ کا خط ملا ۔ آپ نے مکرم مراجہ غالب احمد صاحب کی تازہ غزل سے متاثر ہو کر چند اشعار بھجوائے ہیں ۔ آپ کا بہت بہت شکریہ ۔ ہم نے الفضل کے ذریعہ احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ شعر کہا کریں ۔ ہم جانتے ہیں کہ بہت سے لوگ ابتدائی طور پر شعر کہنے میں ہچکچاہٹ محسوس کریں گے اور انہیں یہ خیال بھی آئے گا کہ ہم نے تو کبھی شعر کہا ہی نہیں اب کیسے شروع کر دیں ۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ ضروری نہیں کہ وہ اشاعت ہی کے لئے شعر کہیں ۔ یہ ایک ایسا مشغلہ ہے کہ آپ بھی اس سے محظوظ ہونگے اور آپ کے اہل خانہ اور دوست بھی آپ جیسی بھی نظم کہیں چاہے ٹوٹی پھوٹی ہی کیوں نہ ہو ۔ یا جس طرح کہتے ہیں کہ نثر لکھ کر اسکے درمیان میں ایک لائن لگا دی گئی ہے ۔ ایسا بھی کریں اور آپ اپنے بچوں کو وہ نظم سنائیں تو یقیناً اس سے سب محظوظ ہوں گے ۔

اس بات کو ایسا ہی سمجھیں کم از کم ابتدا میں جیسا کہ گھر میں کوئی کھیل کھیلی جاتی ہے ۔

آپ کی یہ تجویز کہ نودار دان سخن کی کوشش کو اصلاح کرکے شائع کیا جائے اور اصلاح کے جو نکات ہوں وہ بھی بتا دئے جائیں تو بہت سے دوست صحیح طور پر نظم کہنے لگیں گے ۔ بات تو بہت اچھی ہے لیکن موجودہ مصروفیات میں کسی حد تک ناقابل عمل ۔ اس کے باوجود کبھی نہ کبھی کوئی نہ کوئی شعر تو درست کرنا ہی پڑتا ہے ۔

بقیہ : مرزا عبد الحق صاحب کی علالت

مادہ تھا جو آہستہ آہستہ انتڑی کے اندر بڑھتا گیا اور بالآخر انتڑی کو بند کر دیا ۔ اسی جگہ سے چھ انچ کے قریب اس وقت انتڑی کاٹ دی گئی تھی ۔ بہرحال اب اس جگہ خدا کے فضل سے کوئی خرابی نہیں ہوئی ۔

پانچ دن ہسپتال میں رہنے کے بعد خاکسار گھر آ گیا لیکن کمزوری اسقدر ہو چکی تھی کہ کھڑا ہوتے وقت چکر سا آ جاتا تھا ۔ جو ابھی تک بھی پوری طرح ٹھیک نہیں ہوا ۔ ایسی حالت میں یہی فیصلہ کیا کہ لندن جانا مناسب نہ ہوگا ۔ اور خاکسار کل سرگودھا واپس آ گیا ۔

اس عرصہ میں دوستوں کی طرف سے بہت ٹیلیفون آئے جن میں سخت تشویش اور محبت کا اظہار تھا جو اس عاجز کے لئے تسکین کا موجب ہوا اور کئی ایک دوست عیادت کیلئے بھی تشریف لائے یہ عاجز یقین رکھتا ہے کہ اس شدید قسم کی بیماری سے تندرستی پا جانا محض خدا کے فضل سے ہوا ۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب جماعت کی دعاؤں کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے فرمایا ۔ جس محبت کا اظہار اس موقعہ پر ہوا اس کیلئے یہ عاجز جتنا بھی شکر کرے کم ہے ۔ یہ سب احمدیت کی برکت سے ہے اب آہستہ آہستہ کمزوری دور ہو رہی ہے ۔ ابھی یہ عاجز پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب کرام کی دعاؤں کا بہت محتاج ہے ۔ براہ کرم وہ اس احسان کو جاری رکھیں

خاکسار مرزا عبد الحق

پتے درکار ہیں

مندرجہ ذیل موصی / موصیات کے موجودہ ایڈریس درکار ہیں ۔ اگر موصی / موصیات خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دی جاوے

۱ ۔ مکرم چوہدری خیر الدین صاحب ولد مکرم چوہدری کرم دین صاحب وصیت ۷۰۱۰۶ قوم راجپوت پیشہ دکانداری ساکن بیری ضلع گورداسپور ۔

۲ ۔ مکرم علی محمد صاحب ولد مکرم عظیم بخش صاحب وصیت ۷۰۲۱۱ ساکن کھروائیاں ضلع سیالکوٹ ۔

۳ ۔ محترمہ امتہ النصیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منیر الدین احمد صاحب زرگر وصیت ۷۰۴۳ ساکن قادیان ۔

۴ ۔ محترمہ حمیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محبوب الرحمٰن صاحب بنگالی وصیت نمبر ۷۰۶۵ ، H.P.M ساکن قادیان ۔

۵ ۔ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم شیخ دوست محمد صاحب شمس وصیت ۷۰۲۱۹ اور اہلیہ مکرم میاں فضل الٰہی صاحب سابق سکونت بلاک ۱۱ گلی ۲ اخانیوال

۶ ۔ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ زوجہ مکرم مرزا بشیر احمد صاحب ساکن بنوں شہر وصیت نمبر ۷۰۵۴۴

۷ ۔ مکرم فقیر محمد صاحب ولد منصب دار صاحب وصیت نمبر ۷۰۸۱ ، ساکن پھور ڈاکخانہ ظفروال ضلع سیالکوٹ ۔

۸ ۔ محترمہ کریم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم قائم الدین صاحب وصیت نمبر ۷۰۸۳ ، ساکن ہرسیاں ضلع گورداسپور ۔

جبوب مفید اٹھرا

چھوٹی شیشی ۲۰ گرام پندرہ روپے ۱۵
بڑی شیشی ۶۰ گرام پینتالیس روپے ۴۵

ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر ۶۳۴

بے بی گروتھ کورس BABY GROWTH COURSE ۳۰ روزہ کورس قیمت -/۲۵

چھوٹا قد کورس DWAR FISHNESS COURSE ۱۰۰ روزہ کورس قیمت -/۱۰۰

کمزوری جسم کورس BODY BUILDING COURSE ۳۰ روزہ کورس قیمت -/۴۵

موٹاپا کورس OBESITY COURSE ۴۰ روزہ کورس قیمت -/۶۰

مٹی چھوڑ کورس MITTI CHOUR COURSE ۳۰ روزہ کورس قیمت -/۱۵

تفصیلی لٹریچر فری طلب فرمائیں

کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ

فون : سیلز ۶۷۱ کلینک ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنجاب یونیورسٹی لاء کالج لاہور میں داخلے

1۔ کل وقتی طلباء کیلئے ایف۔ ای۔ ایل (صبح کی) کلاس

درج ذیل دستاویزات کے ساتھ مجوزہ فارموں پر (پراسپکٹس اور فارم پندرہ روپے کی قیمت پر حبیب بنک لمیٹڈ نیو کیمپس برانچ لاہور سے قابل حصول ہیں) کالج کے پرنسپل کے نام (دستی یا بذریعہ ڈاک) درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ ۲۰۔ اگست ۱۹۸۹ء ہے۔

۱:۔ کریکٹر سرٹیفکیٹ
۲:۔ بی اے / بی ایس سی کی مصدقہ نقل
۳:۔ تاریخ پیدائش کے ثبوت کیلئے میٹریکولیشن سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقل
۴:۔ یونیورسٹی سے تفصیلی نمبروں کا سرٹیفکیٹ (بی اے / بی ایس سی)
۵:۔ والدین یا ولی کی طرف سے ایک سرٹیفکیٹ جس میں تعلیمی سیشن کے دوران درخواست گذار کے مقام سکونت کی نشان دہی کی گئی ہو آیا درخواست گذار والدین یا ولی کے ہمراہ یا منظور شدہ ہاسٹل میں اقامت پذیر ہو گا۔
۶:۔ درخواست گذار کی تین عدد پاسپورٹ سائز تصاویر جن میں سے ہر ایک فارم کے صفحہ ۱ اور ۳ پر چسپاں ہونی چاہیئے (ہاسٹل اکاموڈیشن کیلئے درخواست دینے والوں کو تین اضافی تصاویر منسلک کرنی چاہیئے)
۷:۔ مائیگریشن سرٹیفکیٹ (پنجاب کے علاوہ کسی دیگر یونیورسٹی کے گریجوایٹ کی صورت میں)

۲۔ جز وقتی طلبائ کیلئے ایف ڈی ایل (شام کی) کلاس

سرکاری و نیم سرکاری اور خود مختار اداروں کے ملازمین کے لئے

شام کی کلاس جز وقتی طلباء کیلئے ہے۔ جو سرکاری نیم سرکاری محکموں / اداروں یا خود مختار اداروں میں ملازم ہیں۔ کلاس ہذا میں شمولیت کے خواہشمند امیدواران کیلئے لازم ہے کہ درج بالا فہرست شدہ تمام دستاویزات کے علاوہ اپنے متعلقہ محکمہ جات / آجرین کے سربراہوں سے ایک سرٹیفکیٹ پیش کریں۔ جس میں انہیں شام کی کلاس جائن کرنے کی اجازت دی گئی ہو۔

مزید تفصیلات کیلئے روزنامہ "جنگ"، لاہور ۷۔ اگست ۸۹ء کا اخبار ملاحظہ فرمائیں

(نظارت تعلیم)

تمہارا عقیدہ کچھ بھی ہو کاروبار مملکت کا اس سے کوئی تعلق نہیں "قائداعظم"

نوٹس داخلہ
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر۔ ربوہ منظور شدہ فون 592

الیکٹریشن ● ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں دو سالہ اور 6 ماہ کے کورسز میں داخلہ 31 اگست 1989ء تک جاری رہے گا۔ بیرون ملک جانے کے خواہشمند اور جن کو کالجوں میں داخلہ نہیں ملا اور بیکار نوجوان ربوہ میں حکومت کی منظور شدہ فنی تربیت گاہ کی اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔ امتحان، پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن۔ لاہور لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ ہر قسم کے کالجوں میں داخلہ اور سلیکشن بورڈز کی میرٹ لسٹ میں ان ٹیکنیکل کورسز کے سرٹیفکیٹ کے 5 نمبر بطور غیر نصابی سرگرمیوں کے شامل کئے جاتے ہیں۔

کلاسز ــــ صبح و شام

خبریں

★۔ سرمایہ کاری بورڈ کا چوتھا اجلاس ۹ اگست کو وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی صدارت میں ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ نجی شعبے میں ہر طرح کی سرمایہ کاری کے لئے اب صرف بورڈ کی اجازت ہی کافی ہو گی۔ سرمایہ کاری بورڈ کے اختیارات کو وسعت دینے کا اعلان بھی کیا گیا۔ بورڈ نے کھاد کی صنعت کو ترغیب دینے کیلئے فیصلہ کیا ہے کہ موجودہ اور مستقبل میں قائم ہونے والے یونٹوں کو دس برس کے لئے موجود قیمتوں پر گیس کی فراہمی کی ضمانت دی جائیگی۔

★۔ منشیات کے وزیر میاں مظفر شاہ نے پاکستان میں مقیم غیر ملکی سفارتی نمائندوں کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا ہے کہ منشیات اور سمگلنگ کی روک تھام کے لئے نئی ایلیٹ فورس قائم کی جا رہی ہے جو سال رواں کے آخر تک کام شروع کر دے گی۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان نارکوٹکس کنٹرول بورڈ کو بدعنوان عملہ سے پاک کر دیا جائے گا۔ نیز بورڈ کی تعمیر کا کام ایک ماہ میں مکمل کر لیا جائیگا۔

★۔ وزیراعظم پاکستان نے پنجاب میں حالیہ سیلاب سے متاثرہ افراد کی فوری امداد کے لئے خصوصی فنڈ مخصوص کئے ہیں۔ یہ خصوصی فنڈز کیبنٹ سیکرٹریٹ وزیراعظم کی ہدایت پر جاری کر رہا ہے جنہیں صوبے میں قیمتی جانوں اور املاک کے نقصان کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

★۔ صدر غلام اسحاق خان نے علماء اور رائے عامہ کے رہنماؤں پر زور دیا ہے کہ وہ قومی زندگی میں سے نفرت اور تعصب ختم کرنے کے لئے کام کریں۔ یہ بات انہوں نے حسینیہ کانفرنس کے مندوبین اور امامیہ کونسل کے عہدیداروں سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔

انہوں نے کہا کہ کسی کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

★۔ وزیراعلیٰ بلوچستان اکبر بگٹی کے خاندان اور قبیلے کے مسلح لوگوں نے پیرکوہ اور سوئی گیس فیلڈ کی تمام منصوبات پر قبضہ کر کے اور فیلڈ کے تمام ملازموں کو یرغمال بنا کے بگٹی قبائل کے ۱۵۰ افراد کو ملازمت مہیا کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس کے نتیجے میں لاکھوں کیوبک فٹ گیس کی فراہمی معطل ہو کر رہ گئی ہے۔ بھنبھور رائفل کے کمانڈنگ آفیسر مسلح بگٹی قبائل کو سمجھانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔

●۔ پاکستان کے ایک دیرینہ سیاستدان میر غوث بخش بزنجو ۱۱ اگست کو کراچی کے مڈایسٹ میڈیکل سنٹر میں انتقال کر گئے۔ ۷۲ سالہ سیاستدان جگر کے سرطان میں مبتلا تھے۔ انہیں ان کے آبائی گاؤں نال میں سپرد خاک کیا جا رہا ہے۔

●۔ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو جو سارک کی چیئر پرسن ہیں، انتہائی مصروفیت کی وجہ سے سارک ممالک کا دورہ نہیں کر سکیں گی۔ اس صورت میں امید ہے کہ صدر مملکت غلام اسحٰق خان ان ممالک کا دورہ کریں گے۔ تاہم اگر صدر بھی دورہ نہ کر سکے تو بیگم نصرت بھٹو سارک ممالک کا دورہ کریں گی۔

●۔ مقبوضہ کشمیر کے وزیراعلیٰ فاروق عبداللہ نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا ہے کہ اگر مسلمان کشمیری نوجوانوں کی تربیت کا سلسلہ بند نہ ہوا تو بھارت کو پاکستان اور آزاد کشمیر کو بھی ویسا ہی جواب دینا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ وہ مظفر آباد کے ساتھ ویسا ہی سلوک کریں گے جیسا اسرائیل نے لبنان کے ساتھ کیا تھا۔

سرزمین قادیان کا اوّلین
مشہور دواخانہ
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی
۷۴۸۴۴، ۹۰۶، ــ، ۳۱۰۲۶، ــ